بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸

روزنامہ

الفضل

یوم سہ شنبہ

قادیان

قیمت سالانہ ۱۸ روپے ماہوار ۱½ روپیہ

مدینۃ المسیحؑ

قادیان ۷ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ½ ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو بخار سے تو نسبتاً افاقہ ہے۔ لیکن پیچش کی تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت امّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں۔ درجہ حرارت ۱۰۵ تک پہنچ گیا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

آج صبح خدا تعالیٰ کے فضل سے خوب زور سے بارش ہوئی۔ مطلع دن بھر ابر آلود رہا۔

جلد ۳۵ | ۸ ماہ وفا ۱۳۲۶ ہش | ۱۸ شعبان سنہ ۱۳۶۶ھ | ۸ جولائی سنہ ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۶۰

خود کردہ را چہ علاج

ماسٹر تارا سنگھ جی سکھوں سے اور نیز ہندوؤں سے اس بناء پر ۸ جولائی کو ہڑتال کروا رہے ہیں۔ کہ ۳ جون والی برطانوی تجویز پنتھ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتی ہے اور وہ صرف اس وقت اس کو تسلیم کرینگے اگر حد بندی کمیشن مشرقی پنجاب کی حد چناب تک پہنچا دے گی۔

ہر ایک جانتا ہے کہ خود وائسرائے نے بھی مذکورہ بالا تجویز کے اعلان کے وقت سکھوں کی اس عجیب خواہش تقسیم کے متعلق اظہار افسوس کیا تھا۔ اس کے باوجود تقسیم پنجاب کی تجویز کو تسلیم کر لیا گیا۔

سکھوں نے ہندوؤں سے ملکر مشرقی پنجاب کو علیحدہ کروانے کا مطالبہ اس بناء پر کیا کہ اس علاقہ میں ہندوؤں اور سکھوں کی اکثریت ہے۔ اگر ان کی اکثریت نہ ہوتی اور اس علاقے میں بھی مسلمانوں کی اکثریت ہوتی۔ تو ان کا یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا جاتا سکھوں کا مطالبہ اس بناء پر تھا۔ کہ سکھوں کے لئے کوئی علیحدہ وطن بنایا جائے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے۔ کہ پنجاب کے کسی حصہ میں بھی سکھوں کی اتنی فیصدی نسبت بھی نہیں ہے۔ کہ تنہا مسلمانوں یا تنہا ہندوؤں ہی سے زیادہ ہو۔ مشرقی پنجاب سے اگر انبالہ ڈویژن کو الگ بھی کر دیا جائے۔ تو باقی حصہ میں ان کی فی صدی نسبت مسلمانوں سے کم رہتی ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ سکھوں کے مطالبہ علیحدگی کی ہندوؤں سے الگ ہو کر کوئی حیثیت نہیں۔ اگر مشرقی پنجاب سے تمام کے تمام ہندو یو۔پی میں چلے جائیں اور باقی سکھ اور مسلمان ہی رہ جائیں۔ تو مسلمانوں کی اکثریت کی وجہ سے یہ علاقہ بھی اصولاً پاکستان میں شامل کیا جانا چاہیئے۔

جب سکھوں کی ذاتی حیثیت بلحاظ فی صدی تعداد پنجاب کے کسی حصہ میں نہیں۔ اور ان کا مطالبہ تقسیم صرف اسی صورت میں قابل غور ہو سکتا ہے جب وہ ہندوؤں سے مل کر یہ مطالبہ کریں۔ جیسا کہ حقیقتاً انہوں نے کیا بھی ہے تو ہم کو سمجھ نہیں آتی۔ کہ ماسٹر جی اب پنتھ کے دو حصوں میں تقسیم ہونے یا نہ ہونے کا سوال کس طرح اٹھا سکتے ہیں۔ مشرقی پنجاب الگ تو اس اصول پر ہوا ہے۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں کی ملکر یہاں اکثریت ہے۔ اس اصول پر تقسیم منظور کروا کر پنتھ کی تقسیم کا سوال اٹھانا پرلے درجہ کی بے اصولی نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ تو وہی مثل ہے کہ دو دو اور چیپڑی ہوئی۔

اگر پنتھ دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے تو اس کے ذمہ وار مسلمان نہیں ہیں۔ اس کے ذمہ وار خود پنتھ کے کرتا دھرتا ہیں جنہوں نے باوجود بار بار سمجھانے کے ہندوؤں کے ہاتھ میں آلہ کار بننا پسند کیا۔ اور پکار پکار کر کہا کہ سکھ اور ہندو ایک ہی ہیں۔ اگر سکھ اور ہندو ایک ہی ہیں۔ تو اب پنتھ کا نام لے لے کر واویلا کرنے سے کیا حاصل۔ جب پنجاب کے ٹکڑے کروانے میں پنتھ نے ہندوؤں کا ساتھ دیا۔ اور ان کے لئے خود ہی قربانی کا بکرا بننا پسند کیا ہے تو تو اس میں مسلمانوں کا کیا قصور۔ اور یہ کس طرح توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ اپنا حق اکثریت چھوڑ کر کوئی علاقہ پنتھ کو دو حصوں میں تقسیم ہونے سے بچانے کے لئے مشرقی پنجاب میں شامل ہونا برداشت کریں گے۔

جس پنتھ کے لیڈروں نے کانگرس سے مل کر اتنا سخت وار ان پر کیا ہے۔ اگر اب وہ پنتھ رضامندی سے ٹکڑوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ تو اس کے لئے مسلمانوں کو افسوس تو ضرور ہے۔ لیکن اب یہ ناممکن ہے کہ وہ پاکستان کی ایک انچ بھی اس کے لئے چھوڑ دیں اور یہ بات تو حد بندی کمیشن کے بس کی بھی نہیں۔ کہ حقیقی اصول کو نظر انداز کر کے محض پنتھک لیڈروں کی دھمکیوں سے ڈر کر یا ان کی گریہ زاری سے متاثر ہو کر چناب تو کیا ستلج تک بھی تمام علاقہ مشرقی پنجاب میں شامل کر دے۔

یہ نہیں کہ ماسٹر تارا سنگھ صاحب اس حقیقت سے آشنا نہیں۔ یا پہلے آشنا نہیں تھے۔ وہ سب کچھ اچھی طرح جانتے ہیں۔ اور پہلے بھی جانتے تھے۔ وہ دیدہ دانستہ کرتے رہے ہیں۔ جو کچھ کرتے رہے ہیں۔ اور دیدہ دانستہ کر رہے ہیں۔ جو کچھ کر رہے ہیں۔ انہوں نے تو کانگرس کو خوش کرنا تھا سو کر لیا۔ اگر پنتھ کے نقصان کا ان کو ذرا بھی احساس ہوتا۔ تو ایسا قدم وہ اٹھاتے ہی کیوں؟ معلوم نہیں انہوں نے سکھوں کو کیا سمجھا ہے۔ کیا سکھ اتنی سیدھی سی بات بھی نہیں سمجھ سکتے۔ کہ جس علاقہ میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اور سکھ ہندوؤں کو بلکہ دوسری اقوام کو ملا کر بھی اقلیت میں ہیں۔ وہ علاقہ ضرور پاکستان میں جائے گا۔

ماسٹر تارا سنگھ صاحب محض

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

دوسرے اجزا Other Factors کی آڑ لے کر ان کو فریب نہیں دے سکتے۔ other factors میں ہرگز وہ باتیں نہیں آسکتیں۔ جو ماسٹر جی کے ذہن میں ہونگی۔ یا جن کا وہ اعلان کرتے رہتے ہیں۔ جائیداد۔ کاروبار یا مذہبی مقامات کی بناء پر نہ کوئی علاقہ ایسی تقسیموں میں کسی کو ملا ہے۔ اور نہ مل سکتا ہے۔

علاوہ ازیں سکھ اس بات کو بھی اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ کہ حد بندی کی کمیشن میں بیٹھنے والے محض تکوں پر فیصلہ نہیں کریں گے۔ اور نہ ناقابل عمل اور دور از کار خیالی دعاوی ان کے پیش نظر ہونگے وہ ایک عقلمندوں کی جماعت ہوگی۔ اور وہ جو کچھ کریں گے۔ عدل و انصاف کے مسلمہ اصولوں کے مطابق کریں گے۔ ان پر کسی قوم یا فرد کے جذباتی نعروں یا ہڑتالی قسم کے تماشوں کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ اس لئے ماسٹر جی کے ان اقدامات کا فائدہ سوائے اس کے کہ ملک میں اور بد امنی پھیلے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ ہمیں امید ہے کہ سکھ ان کے فریب میں اب نہیں آئیں گے۔ کئی دفعہ ان کے فریب میں آکر وہ دیکھ چکے ہیں۔

ہم گورنمنٹ کو بھی توجہ دلاتے ہیں۔ کہ پنجاب کی موجودہ فضا کے پیش نظر ماسٹر جی کو مزید ضرر رسانی کا موقع دینا سخت خلاف مصلحت ہے۔ معلوم نہیں۔ گورنمنٹ ان سے اتنی رعایت کیوں کر رہی ہے۔

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی تشویشناک علالت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب ایک عرصہ سے شدید بیمار ہیں ابھی تک بیماری میں کوئی نمایاں افاقہ نہیں ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ احباب حضرت میر صاحب کی صحت کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

ہمارا سالانہ اجتماع ۱۳۲۶ھش

نوجوانانِ احمدیت کا نواں سالانہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نزدیک آرہا ہے جس کے انتظامات شروع کر دیئے گئے ہیں۔ اجتماع کے انعقاد کی تاریخوں کا اعلان عنقریب کر دیا جائیگا۔ اس اجتماع میں پروگرام کے بعض حصے ایسے ہیں۔ جن پر ابھی سے عمل کرنا ضروری ہے۔ مثلاً شوریٰ میں پیش ہونے والی تجاویز چونکہ ان تجاویز نے آخری صورت میں مرتب ہونے تک کئی مراحل طے کرنے ہیں۔ جن کے لئے کافی وقت درکار ہے۔

(۱) اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مجالس جو شوریٰ سالانہ اجتماع ۱۳۲۶ھش کے موقع پر اپنی مجالس کی طرف سے مجلس خدام الاحمدیہ کی ترقی اور بہبودی کے لئے کوئی تجویز پیش کرنا چاہیں۔ وہ پہلے اس تجویز پر اپنے ہاں اجلاس عامہ میں پیش کر کے اسے منظور کریں۔ اور پھر معین الفاظ میں مرکز میں بھجوا دیں۔

(۲) تجویز بھجواتے وقت اس امر کی صراحت ہونی چاہیئے۔ کہ اسے مجلس مقامی کی اکثریت کی تائید حاصل ہے۔

(۳) اس امر کو بھی ملحوظ رکھا جائے۔ کہ جس مجلس کی طرف سے کوئی تجویز پیش ہو۔ اجتماع میں اس مجلس کا نمائندہ ضرور ہو۔ جو اگر ضرورت پڑے تو تجویز کی غرض و غایت کو بخوبی واضح کر سکے

(۴) ایسے مقامات جہاں صرف ایک ہی خادم ہو۔ اور وہ کوئی تجویز شوریٰ میں پیش کرنا چاہے۔ تو وہ اپنی تجویز معین الفاظ میں وقت مقررہ کے اندر مرکز میں بھجوا سکتا ہے۔ مگر اس کو لکھنا ہوگا۔ کہ یہاں میں اکیلا ہی خادم ہوں۔

(۵) جملہ تجاویز کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ ظہور ۱۳۲۶ھش (۱۵ اگست ۱۹۴۷ء) ہے اس کے بعد پہنچنے والی کسی تجویز پر غور نہیں ہو سکے گا۔ چونکہ ڈاک کا انتظام بعض مقامات پر فسادات کی وجہ سے درست نہیں ہے۔ اس لئے صرف اس قدر مزید رعایت دی جاسکتی ہے (اور وہ بھی صرف بیرونی مجالس کو) کہ جن تجاویز کے حامل خطوط پر ۱۲ اگست ۱۹۴۷ء کی ڈاکخانہ کی مہر ہوگی۔ ان کو قبول کر لیا جائے گا۔

(۶) پندرہ اگست ۱۹۴۷ء کے ایک ہفتہ بعد سب تجاویز ایک سب کمیٹی کے سپرد کر دی جائیں گی۔ وہ سب کمیٹی اپنی سفارشات کے ساتھ جن تجاویز کو پیش کرنے کا مشورہ دے گی۔ انکو مجلس عاملہ مرکزیہ میں پیش کیا جائیگا۔ اور صدر محترم کی آخری منظوری کے بعد ایجنڈا مرتب کر کے مجالس کو بھجوا دیا جائیگا۔ یہ اعلان مجالس بیرونی و مقامی دونوں کے لئے ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ مطلوب ہے

عزیز منیر الدین احمد طاہر متعلم تعلیم الاسلام کالج قادیان کے متعلق اگر کسی دوست کو علم ہو کہ وہ کہاں ہے۔ تو براہ کرم مندرجہ ذیل پتے پر اطلاع دیں۔ اگر منیر الدین احمد خود یہ سطور پڑھے۔ تو خود اپنے پتہ سے اور خیر و عافیت کے متعلق اطلاع دے کیونکہ ہمیں سخت تشویش ہے

نصیر الدین احمد حامد معرفت ایڈیٹر الفضل قادیان

بارانِ رحمت

(از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

گذشتہ خطبہ جمعہ میں حضور نے بارش کی سخت ضرورت اور آرزو ظاہر فرمائی تھی۔ آج کا دوشنبہ مبارک ہے۔ کہ صبح صبح ابرِ رحمت نے شاد کام کیا یہ اشعار اسی وقت کہے گئے۔ یہ بات باعث ازدیادِ ایمان ہے کہ ادھر یہ خطبہ پریس میں چھپ رہا تھا۔ اور ادھر آسمان سے بارانِ رحمت کا نزول ہو رہا تھا

برس برس کہ تپش سے ہیں جاں بلب جاندار — تڑپ تڑپ کے ہوئے ہیں نڈھال پیاسے ہیں
زمیں والوں نے کھیلا جو وہ آگ کا کھیل — فلک نے شعلوں کے بھر بھر انڈیلے کاسے ہیں
جو آرزو مرے مرشد نے کی۔ ہوئی پوری — یہ کون کہتا ہے ہم فضل سے نراسے[1] ہیں
نگاہِ لطف جو اٹھی تو کر دیا سیراب — ادائے خاص کے رشتے عجب قضا سے ہیں
ہمیں بھی بادۂ گل رنگ۔ ساقئ کوثر! — حسین ابنِ علی تو ترے نواسے ہیں

مزید رحمتِ حق کا ہے منتظر اکمل
برس برس ابھی کھل کر برس کہ پیاسے ہیں

[1] نراسے۔ ناامید۔

قادیان میں جلسہ سیرت النبیؐ

چونکہ بعض وجوہات کی بناء پر قادیان میں جلسہ سیرت النبیؐ مقررہ تاریخ پر نہیں کیا جا سکا تھا۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اسکی تاریخ ۱۳ وفا ۱۳۲۶ھش مطابق ۱۳ جولائی ۱۹۴۷ء مقرر کی گئی ہے۔ امید ہے کہ جنرل پریذیڈنٹ صاحب قادیان کی طرف سے پروگرام بھی اخبار میں شائع ہوگا۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کریں۔ (ایڈیٹر)

ولادت:۔ مولوی عبد الرحمن صاحب پشاوری مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

کانگرس کی طرف سے ملک میں نئے فسادات کی بنیاد

(از جناب عبدالقدیر صاحب نیاز ڈائریکٹر انفرمیشن اینڈ پریس بیورو سلسلہ احمدیہ قادیان)

اخبار بین پبلک سے یہ بات مخفی نہیں۔ کہ ۱۹۴۲ء میں گرفتار ہونے والے کانگرسی لیڈروں نے رہا ہو کر ملک کے طول و عرض میں نہایت اشتعال انگیز تقریریں کی تھیں ان تقریروں کی روحِ رواں یہ خیالات تھے۔ کہ ۱۹۴۲ء کے فسادات میں جن لوگوں نے حصہ لیا۔ انہوں نے نہایت خوبی کا کام کیا۔ جو ہر طرح ستائش اور حوصلہ افزائی کے لائق تھا۔ چنانچہ کانگرسی وزارتیں جن صوبوں میں برسر اقتدار آئیں۔ وہاں انہوں نے ان فسادات کے سلسلے میں نمایاں حیثیت حاصل کرنے والے لوگوں کے ساتھ عزت کا سلوک کیا۔ حتیٰ کہ بہت سے مقامات پر جو نقد بری جرمانے بعض آبادیوں پر عائد کئے گئے تھے اور وصول بھی کئے جا چکے تھے وہ معاف کر دیئے اور وصول شدہ روپیہ لوگوں کو واپس کر دیا گیا۔

۱۹۴۲ء کے فسادات میں حصہ لینے والوں کی ستائش اور حوصلہ افزائی اور آئندہ کے لئے گورنمنٹ کو دھمکیوں کے علاوہ ان کانگرسی لیڈروں کی تقریروں میں مسلم لیگ اور مسلمانوں کے سیاسی مطالبات کے سلسلے میں بھی خصوصیت سے زہر افشانی کی جاتی تھی۔ اور گو ملک میں غیض و غضب اور منافرت پھیلانے میں سارے ہی کانگرسی لیڈر بقدر رسدی پوری طرح شریک اور ایک دوسرے کے ممد و مددگار رہے گر پنڈت جواہر لال نہرو اور سردار پٹیل کی اس زمانے کی تقاریر اور اخبارات میں بیانات تحریریں خصوصیت سے زہر آلود ہوا کرتی تھیں۔ اور تو اور خود گاندھی جی بھی اسی کوشش اور مہم میں اسی نقش قدم پر چلتے رہے جس پر سردار پٹیل اور پنڈت جواہر لال نہرو چلتے تھے۔ گاندھی جی میں اور دوسرے لیڈروں میں اس لحاظ سے صرف اتنا ہی فرق تھا۔ کہ گاندھی جی اس قسم کے خیالات کی اشاعت کرتے وقت اتنا احتیاط کر لیتے رہے۔ کہ قوم کو حکومت برطانیہ اور مسلمانوں کے خلاف بھڑکا تو دیا جائے۔ مگر الفاظ ہمیشہ پیچیدہ استعمال کئے جائیں۔ کہ کسی کو ایسا اعتراض کرنے کا موقع نہ دیا جائے۔ کہ جس کی زد سے بعض الفاظ کی آڑ لے کر ادھر ادھر بچ کر نہ نکلا جا سکے۔

مہاسبھائی لیڈروں کی کئی دہائیاں تقریریں اور تحریریں اس کے علاوہ تھیں۔ فساد انگیزی کی اس حوصلہ افزائی کا نتیجہ جو ظاہر ہوا وہ کسی سے مخفی نہیں۔ احمد آباد سے فساد شروع ہوا۔ جو گاندھی جی کے خیالات کے زیر اثر علاقوں میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ پھر بمبئی میں فساد ہوا۔ کلکتہ میں۔ بہار میں۔ نواکھلی اور گڑھ مکتیشر میں اور پھر پنجاب میں۔ اور ان ہنگاموں کی چنگاریاں ابھی فضا میں اڑ رہی تھیں۔ کہ کانگرسی لیڈروں نے نئے فسادات کے بیج ملک میں ایک وسیع پیمانے پر بونے شروع کر دیئے ہیں۔

تعجب ہے کہ ایک طرف تو کانگرس یہ دعویٰ کرتی ہے۔ کہ اس نے حکومت برطانیہ کی ۳ جون کی تجویز کو قبول کر لیا ہے۔ جس کی رو سے بعض مسلمان علاقے الگ کر کے ان میں علیحدہ حکومت قائم کرنے کی تجویز ہے۔ اور جس پر اب ہندوستان کی تمام سیاسی جماعتوں کے لیڈروں کی اتفاق رائے سے عمل بھی کیا جا رہا ہے۔ مگر ساتھ ہی ساتھ کانگرس کے ذمہ وار اراکین کی طرف سے ملک کے طول و عرض میں ان خیالات کی اشاعت بھی برملا کی جا رہی ہے۔ کہ اس وقت جو علاقے باقی ملک سے الگ کئے جا رہے ہیں۔ ان کو واپس لینا ہندوؤں کا فرض ہے۔ جس مقصد کی تیاری کے طور پر انہیں اکھاڑوں میں ورزشیں کرنی چاہئیں۔ اور خصوصیت کے ساتھ ہتھیاروں کا استعمال سیکھنا چاہیئے۔ اور ایک والنٹیر کور میں بھرتی ہو جانا چاہیئے۔ جس کا نام انہوں نے ہندو رکشک دل رکھا ہے۔ ملاحظہ ہوں پرشوتم داس ٹنڈن صاحب صدر یو۔پی اسمبلی کی تقریریں جو انہوں نے ماہ جون کے آخری حصہ میں یو۔پی کے مختلف شہروں میں کی ہیں۔

اسی سلسلہ کی ایک کڑی جنرل سیکرٹری آل انڈیا نیشنل کانگرس مسٹر شنکر راؤ دیو کی وہ تقریر بھی ہے۔ جو انہوں نے مئی میں پونا میں کی تھی۔ اور جس میں انہوں نے صاف کہا تھا۔ کہ اس وقت اگر مسٹر جناح نے انگریزوں کی مدد سے مسلمانوں کی کوئی الگ حکومت بھی ملک میں قائم کر لی۔ تو انگریز کے چلے جانے کے بعد وہ اس کو قائم نہیں رکھ سکیں گے ہندوؤں کے ایک طبقہ میں مہاسبھائی خیالات کا بہت اثر ہے۔ بلکہ ایک طرح سے یہ کہنے میں بھی مبالغہ نہیں۔ کہ ہندو قلب کی گہرائیوں میں سراسر وہی خیالات موجزن ہیں۔ جو خصوصیت سے مہاسبھا کے پروگرام کی جڑ ہیں۔ بھوپٹ کار صاحب آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے صدر ہیں اور زیر بحث معاملہ میں ان کے خیالات کا لب لباب وہ ہے جو انہی کے اپنے الفاظ میں ۲۵ جون ۱۹۴۶ء کے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں یوں بیان ہوا ہے۔

"The Message of The Hindu Mahasabha for all hindus is Hinduise all politics and Militarize Hindudom"

یعنی تمام ہندوؤں کے لئے ہندو مہاسبھا کا پیغام یہ ہے۔ کہ ہر سیاسی مسئلہ کو ہندو زاویہ نگاہ سے دیکھو۔ اور ملک کی ہندو آبادی کو فوجی شکل اور تربیت دو"۔ حکومت برطانیہ کی ۱۶ مئی کی تجویز کی رو سے ہندوستان کو یا پاکستان کو ریاستوں پر کسی قسم کا ناجائز دباؤ ڈالنے کی اجازت نہیں۔ مگر موجودہ ایام میں کانگرس کی طرف سے ان ریاستوں کے خلاف کھلم کھلا فساد انگیزی کی جا رہی ہے۔ جن کا موجودہ دستور ساز اسمبلی میں شامل ہونے کا ارادہ نہیں۔ ادھر صوبہ سرحد کے مسلمانوں کو کانگرس خود مختاری کا چکمہ دیکر مشتعل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ حالانکہ قبل ازیں ۳ جون کی سرکاری تجویز کو قبول کر چکی ہے۔ جس کی رو سے صوبہ سرحد میں پاکستان یا ہندوستان کے مسئلہ پر ریفرنڈم کا راستہ منظور کیا جا چکا ہے۔ اور زیادہ تعجب اس بات پر ہے۔ کہ صوبہ سرحد کے مسلمانوں کو کانگرس کی آزادی اور خود مختاری کا سبق پڑھاتی ہے۔ تاکہ اس پردہ میں مسلمانوں میں پھوٹ ڈالی جا سکے۔ مگر ٹراونکور کی آزادی کی کانگرس کی طرف سے شدید مخالفت ہو رہی ہے۔

اخبار بین اصحاب کے لئے اور حکام وقت کے لئے جو ملک میں امن قائم رکھنے کے ذمہ وار ہیں۔ کانگرس اور مہاسبھا کی یہ کارروائیاں ایسی ظاہر و باہر ہیں۔ کہ ان کو ثابت کرنے کے لئے ہمیں خاص طور پر حوالے وغیرہ دینے کی ضرورت نہیں۔ اور ہم یہ معاملہ حکام کے سامنے پیش کرتے ہوئے امید کرتے ہیں۔ کہ اس قسم کے لوگوں کو فساد کے نئے انگارے برسانے سے جلد تر روکنا چاہیئے۔ تاکہ ملک میں کسی لمبے سلسلہ خانہ جنگی کی طرح نہ پڑ جائے۔

"زمیندار احباب خدمتِ دین کیلئے زندگیاں وقف کریں"

زمیندارہ وقف کے متعلق تحریک کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ "میں چاہتا ہوں۔ کہ سلسلہ کی زمینوں پر جہاں باقی کارندے واقف زندگی ہوں مزارع بھی واقفین ہوں۔ یعنی ہل چلانے والا بھی واقف زندگی ہو۔ اور ہل چلوانے والا بھی واقف زندگی ہو۔ نگرانی کرنے والا بھی واقف زندگی ہو۔ اس کے علاوہ بھی بعض جگہ پر فوری طور پر زمینداروں کی ضرورت ہے جو ہر تکلیف کو برداشت کرنے کو تیار ہوں۔ اور یہ کام سوائے واقفین کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں دیکھے گا۔ کہ کون پڑھا ہوا تھا اور کون ان پڑھ تھا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ یہ دیکھے گا۔ کہ میری خدمت کس نے پیش کی۔ اور جان پیش کرنے کے لحاظ سے پڑھا ہوا اور ان پڑھ دونوں برابر ہیں۔ اور ثواب میں برابر کے شریک ہیں۔ پس یہ زمینداروں کی حسرت پورا ہونے کا موقع ہے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ قربانی کر کے پڑھے ہوئے لوگوں کے برابر ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔" پس حضور کے ارشاد کی تعمیل میں جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور امراء صاحبان اپنی جماعتوں میں اس مطالبہ کی پر زور تحریک کریں۔ اور احباب کو ترغیب دلائیں۔ کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے موقع پیدا کر دیا ہے۔ اور انہیں اب پیچھے نہیں رہنا چاہیئے۔ اور جو دوست اس ضمن میں زندگی وقف کریں۔ ان کے نام دفتر

نئے ارض و سماء

الحرکۃ الاحمدیہ فی الدیار العربیہ!؟

(تبلیغی رپورٹ دار التبلیغ حیفا فلسطین) بابت جنوری تا اپریل ۱۹۴۷ء)

از مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مولوی فاضل مبلغ بلاد عربیہ

(۲)

ایک غیبی ہاتھ

اس سال کے شروع ہونے پر اللہ تعالےٰ نے احمدیت کا نام تمام بلاد عربیہ میں مشہور کرنے اور اس کی اشاعت کے لئے اپنی طرف سے راستے کھولنے کا سامان فرمایا۔ جس کے لئے اس کی طرف سے ایک خاص تحریک پیدا ہوئی۔ جس سے عربی صحافت میں احمدیت کا چرچا لوگوں کے لئے جاذب نظر بنا رہا۔ یعنی عیسائیت کے رومن کیتھولک کے فرقہ مارونیہ (جس کی لبنان میں اکثریت ہے۔) کے پیٹری آرک (بشپ) مشرق و انطاکیہ نے ایک مجلس میں اعلان کر دیا کہ سب اہل مذاہب کا دعویٰ ہے کہ انہی کا مذہب سچا ہے۔ اگر وہ اس دعوے میں سچے ہیں تو میرے ساتھ مباحثہ و مناظرہ کر لیں تا حقیقت آشکارا ہو جائے کہ کیا ان کے مذاہب سچے ہیں یا عیسائیت

یہ اعلان شام کے دو تین اخبارات میں شائع ہوا۔ مگر کسی شامی یا لبنانی امام و عالم نے اس کا جواب نہ دیا۔ اس پر جماعت احمدیہ کی طرف سے خاکسار نے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں پیٹری آرک کی دعوت کی منظوری کا اعلان کرتے ہوئے اس کے سامنے تین شرائط مناظرہ پیش کئے اور بیت المقدس میں مناظرہ کرنے کی دعوت دی۔ اس اشتہار کو تمام بلاد عربیہ میں کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ حکومتوں کے پریذیڈنٹوں اور وزراء سے لیکر عوام تک یہ اشتہار پہنچایا گیا۔ اس اشتہار کے شائع ہونے پر تمام مسلم پبلک نے اسے اپنے لئے باعث فخر سمجھا اور اس کا نہایت اعلیٰ خیر مقدم کیا۔ بلاد عربیہ کے تمام مشہور و معروف اخبارات نے اس پر بہت اچھے رنگ میں ریویو لکھے۔ چنانچہ روزنامہ "آخر دقیقہ" "الاخبار" "العلم" "البلد" "المصری" "العرفان" وغیرہ جرائد نے اس پر نوٹ لکھے اور پیٹری آرک کو میدان مناظرہ میں نکلنے کی دعوت دی۔

عراق کے اخبار "الشرق" اور "نعیر الحق" نے اور مصر کے اخبار "الاسلام" نے اسے لفظ بلفظ شائع کیا اور ہر طرف سے جماعت احمدیہ کی دینی غیرت اور اسلامی خدمات کے اعترافات شائع ہوئے۔ اور متعدد مبارکبادی اور دعاؤں پر مشتمل خطوط خاکسار کو موصول ہوئے اور احمدیت کا نام نہایت ہی شاندار طور پر زبان زد خلائق ہو گیا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

مارونی پیٹری آرک پر خدا تعالےٰ نے ایسا احمدیت کا رعب ڈالا کہ اسے سوائے بہانہ بازی کے اور کوئی رستہ اپنے بچاؤ کی نظر نہ آئی۔ چنانچہ اس نے ایک عیسائی اخبار کے ذریعہ اپنے متبعین کی دلی زبان سے یہ اعلان کروا دیا۔ کہ اس چیلنج کے مخاطب دیگر مذاہب کے لوگ نہیں تھے بلکہ صرف عیسائیت کے فرقوں کے پیشوا ہی مراد تھے۔

مخالفت بھی صداقت کی ایک علامت ہوتی ہے۔ اس پیٹری آرک کے چیلنج کو ہمارا قبول کر لینا اور اسے بیت المقدس میں مناظرہ کیلئے بلانا۔ ہمارے بعض مخالفوں کے لئے سوہان روح بن گیا چنانچہ انہوں نے اخبار "المنار" کے ذریعہ جو شام کا ایک نوزائیدہ اخبار ہے۔ ہمارے اثر کو زائل کرنے کی کوشش کی۔ اس نے احمدیت کے خلاف ہرزہ سرائی کی۔ جس کا جواب "جریدۃ المنار والبطریرک المارونی" کے نام سے برادرم السید رشدی آفندی البسطی پریذیڈنٹ جماعت حیفا کی طرف سے شائع ہوا۔ اور شام و فلسطین میں تقسیم کیا گیا۔ اس اشتہار کا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔ اور مخالفوں کی یہ تدبیر کہ ہم کس طرح اپنے مسلمان بھائیوں سے ہی الجھ کر رہ جائیں۔ کارگر ثابت نہ ہوئی۔ (فالحمدللہ) (باقی)

حصہ وصیت میں اضافہ

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مندرجہ ذیل حضرات نے اپنے حصہ وصیت میں اضافہ فرمایا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

۱- حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد ۱/۸ سے ۱/۶ حصہ کر دیا ہے
۲- سیٹھ فاضل اللہ دین صاحب 〃 〃 ۱/۱۰ 〃 ۱/۹ 〃 〃 〃 〃
۳- سیٹھ محمد علی صاحب 〃 〃 ۱/۱۰ 〃 ۱/۹ 〃 〃 〃 〃
۴- حضرت شیخ یعقوب علی صاحب 〃 〃 ۱/۱۰ 〃 ۱/۹ 〃 〃 〃 〃
۵- یوسف احمد اللہ دین صاحب 〃 〃 ۱/۱۰ 〃 ۱/۹ 〃 〃 〃 〃
۶- جناب سید حسین شاہ صاحب 〃 〃 ۱/۱۰ 〃 ۱/۹ 〃 〃 〃 〃
۷- سیٹھ عبدالصمد صاحب 〃 〃 ۱/۱۰ 〃 ۱/۹ 〃 〃 〃 〃
۸- 〃 فاضل کرم علی صاحب 〃 〃 ۱/۱۰ 〃 ۱/۹ 〃 〃 〃 〃
۹- 〃 غلام حسین کرم علی صاحب 〃 〃 ۱/۱۰ 〃 ۱/۹ 〃 〃 〃 〃
۱۰- 〃 محمد عبدالقادر صاحب 〃 〃 ۱/۱۰ 〃 ۱/۹ 〃 〃 〃 〃
۱۱- محترمہ بیگم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب 〃 〃 ۱/۱۰ 〃 ۱/۹ 〃 〃 〃 〃
۱۲- 〃 〃 〃 فاضل اللہ دین صاحب 〃 〃 ۱/۱۰ 〃 ۱/۹ 〃 〃 〃 〃
۱۳- 〃 〃 〃 علی محمد صاحب 〃 〃 ۱/۱۰ 〃 ۱/۹ 〃 〃 〃 〃
۱۴- 〃 〃 〃 یوسف احمد اللہ دین صاحب 〃 〃 ۱/۱۰ 〃 ۱/۹ 〃 〃 〃 〃
۱۵- ہاجرہ بیگم بنت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب 〃 〃 ۱/۱۰ 〃 ۱/۹ 〃 〃 〃 〃
۱۶- بیگم صاحبہ سیٹھ شبیر علی صاحب 〃 〃 ۱/۱۰ 〃 ۱/۹ 〃 〃 〃 〃
۱۷- 〃 〃 〃 فاضل کرم علی صاحب 〃 〃 ۱/۱۰ 〃 ۱/۹ 〃 〃 〃 〃
۱۸- 〃 〃 〃 غلام حسین کرم علی صاحب 〃 〃 ۱/۱۰ 〃 ۱/۹ 〃 〃 〃 〃
۱۹- محترمہ شیر بانو بائی صاحبہ 〃 〃 ۱/۱۰ 〃 ۱/۹ 〃 〃 〃 〃
۲۰- ڈاکٹر محمد دین صاحب دارالبرکات قادیان ۱/۹ 〃 ۱/۸ 〃 〃 〃 〃

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

فوج میں مستقل کمشن

مندرجہ ذیل محکمہ جات کے گورنمنٹ کمیشنڈ فوج میں بطور کمشنڈ آفیسر بھرتی ہونے کی محدود آسامیاں خالی ہیں
(۱) آرٹ یا سائنس بی اے یا بی ایس سی } آرمرڈ کور۔ آرٹلری۔ انفنٹری۔ سپلائی کور۔ آرڈننس کور۔ ایجوکیشن کور
(۲) سول انجینئرنگ۔ رائل انڈین انجینئرنگ (۳) ای اینڈ ایم انڈین سگنل کور۔ الیکٹرکس اینڈ مکینیکل کور (۴) ایگریکلچر۔ فارمز ڈیپارٹمنٹ
عمر:- درخواست دینے کے روز بیس اور پچیس سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ البتہ نمبر ۲، ۳ اور چار کیلئے ۲۵ سال تک بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ میڈیکل کیٹیگری۔ "اے"
خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتے سے درخواستیں منگوا کر اپنے پتے ۵ اگست ۱۹۴۷ء تک بھجوا دیں۔

اے جی برانچ (ایس پی۔ ڈائریکٹریٹ) جی ایچ کیو میرٹھ

ماہوار نقشہ بیعت بابت مارچ ۱۹۴۷ء

اندرون ہند عرصہ زیر رپورٹ میں کل ۱۹۲ نئے افراد احمدیت میں داخل ہوئے روزانہ اوسط چھ کس رہی۔ سابقہ مہینہ میں روزانہ اوسط تقریباً بارہ کس تھی۔ اس مرتبہ تعداد بیعت کے لحاظ سے حلقہ گورداسپور۔ حلقہ سندھ اور حلقہ سیالکوٹ کا کام باقی حلقہ جات سے کی نسبت بہتر ہے۔ تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے

مارچ کے اختتام پر بیعت سال ۱۹۴۷ء کی پہلی سہ ماہی ختم ہوگئی ہے۔ اس سہ ماہی میں کل تعداد بیعت اندرون ہند ۴۴۰ ہے۔ ۱۹۴۶ء کی پہلی سہ ماہی میں تعداد بیعت ۸۸۲ تھی اور ۱۹۴۵ء کی پہلی سہ ماہی ۱۰۸۶۔ ابھی تک جماعتوں اور احباب نے اپنے وعدہ ہائے بیعت کو پورا کرنے کے لئے پوری جد و جہد نہیں کی۔ اور اسی لئے رفتار بیعت میں بھی کوئی خاص ترقی نظر نہیں آتی۔

(انچارج بیعت)

نام جماعت	تعداد بیعت
ضلع گورداسپور	
قادیان	۸
ڈیریوالہ	۶
قلعہ صوبہ سنگھ	۶
لوہ چپ	۵
دھاریوال	۲
پوچھ	۲
ننگل	۲
رہیر ... کانگڑہ	۱
بٹالہ	۱
چوڑاواں	۱
کالیاں	۱
شکار	۱
مالیہ	۱
جاگو وال بیٹ	۱
پرسیاں	۱
ڈلہوزی	۱
پیچ گرائیں	۱
نبی نگر	۱
	۴۲
ضلع سندھ	
محمد آباد اسٹیٹ	۱۸
نصرت آباد	۹
لطیف نگر	۲
چک ۱۲ نصرت آباد	۱
روشن نگر	۱
	۳۱
ضلع سیالکوٹ	
آدھر کوٹ میانہ	۱۳
ڈیپیا والہ	۲
ڈسکہ	۲
پنڈی بھاگو	۱
بہلولپور	۱
سیالکوٹ	۱
کاٹھول	۱
مکھی والہ	۱
مقابل	۱
سیادی ڈوگراں	۱
دات زید کا	۱
	۲۸
ضلع گجرات	
فورنگ	۳
مونگ	۲
جسوکی	۱
کھرپانوالی	۱
دھیرکے	۱
کیش کلاں	۱
پیاہاں	۱
جھبر	۱
	۱۱
ضلع شیخوپورہ	
نواں کوٹ	۶
جھانڈ پورے	۱
چانڈپور	۱
چک ۱۱ ... گواں	۱
کانیاوالہ	۱
	۱۰
ضلع لائل پور	
بہلولپور چک ۱۲۷	۸
چک ۸۳	۱
سلہانہ	۱
	۲
ضلع جالندھر	
نگر ...	۳
ضلع ملتان	
دیوا سنگھ والا	۱
ریحانہ ساہو	۱
خان بیلہ	۱
	۳
کوئٹہ بلوچستان	
کوئٹہ	۳
یو۔ پی	
لکھنؤ	۳
لدھیانہ	
لدھیانہ	۳
ریاست بہاولپور	
چک ۳۰	۱
بستی شادی	۱
	۲
امرتسر	
امرتسر	۱
دھرمکوٹ	۱
	۲
پونچھ	
منگناڑ	۲
لاہور	
کھرپیڑ	۱
دہلی و شملہ	
دہلی	۱
منٹگمری	
چک ۹۲	۱
جہلم	
جہلم	-
... مالا با	
کیا نور	۱
گوجرانوالہ	
پیرکوٹ	۱
فیروزپور	
فیروزپور	۱
ہوشیارپور	
شام چوراسی	۱
میزان	۱۹۲
ممالک بیرون ہند	
گولڈ کوسٹ افریقہ	۴۴
سنگاپور	۴۲
انگلستان	۲
...	۱
	۲۳۹
بہار و اڑیسہ	
خان پور	۳
تالبرکوٹ	۱
سعدرک	۱
مری موچ	۱
غازی پور	۱
	۷
بنگال و آسام	
سجات گرا	۳
کھپرا	۱
کنڈ پاڑا	۱
کلکتہ	۱
گلد چیپا	۱
	۷
کشمیر	
چہ نارڑی	۵
چک امرچ	۱
	۶
ضلع سرگودھا	
بھاں امیدورک	۵
منڈی بچلوان	۱
	۶
حیدرآباد دکن	
ملکنڈہ	۱
حیدرآباد چھاؤنی	۱
یقیلا	۱
حیدرآباد دکن	۱
	۴
جھنگ مگھیانہ	
دونانہ	۱

تذکرۃ الصحابیات

از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

الفضل میں یہ ایک نہایت مبارک تحریک ہوئی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیات کے حالات و روایات جمع کی جائیں۔ مگر سب سے پہلے ضروری بات یہ ہے کہ صحابہ اور صحابیہ کی مکمل تعریف مسلمہ کر لی جائے۔

کیونکہ اس میں کچھ اختلاف و مجال گفتگو ہے۔ کئی لوگ ایسے ہیں جنہوں نے حضور علیہ السلام کی زیارت نہیں کی۔ خصوصاً عورتوں میں سے ایسی کئی ہیں۔ مگر آپ کے عہد سعادت مہد میں ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ (ب) یا وہ اس وقت کم عمر تھیں اور اپنے باپ یا شوہر یا بھائی کی وجہ سے بیعت کر لی۔ بعض خواتین کے قیّم مرد داخل سلسلہ ہو گئے۔ اور وہ خاموش رہیں۔ باتیں بھی سنیں تو کیا اب وہ روایت کر سکتی ہیں؟ بعض مرد یا عورتیں قادیان میں نہیں آ سکے۔ حضور کو نہیں دیکھا یا اپنے کانوں سے بات نہیں سنی اور بیعت تحریری کر لی۔ اور اخبارات کے ذریعے آپ کے کلمات طیبات سنتے یا پڑھتے رہے۔ ان کی نسبت کیا فیصلہ ہے۔

غرض اس قسم کی کئی باتیں ہیں۔ اس کے علاوہ روایات کرنے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ بعض راوی سن کا تعین نہیں کر سکتے۔ اور کوئی خاص نشان بھی نہیں بتاتے اور خلافت کے زمانے کی بات کو حضور علیہ السلام کے زمانے کی بات بتا دیتے ہیں۔ روایت کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بعض حالات ان لوگوں کے متعلق ہیں جو خلافت ثانیہ کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے ان کے بیان کرنے میں جھجک محسوس کرتے ہیں۔ یا ذاتی موجودہ حالت کے مطابق اس کو قرار دے لیتے ہیں۔ بعض اوقات حافظہ غلطی کرتا ہے جس کے لئے ضروری ہے کہ بدر الحکم کے فائلوں میں جو در محفوظ ہیں۔ ان کو پڑھ کر اپنی روایت کو بیان کیا جائے۔ اس قسم کی بیسیوں باتیں ہیں جن کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔

کہا جاتا ہے کہ سردست روایت اکٹھی کر لی جائیں۔ تنقید ... میں ہوتی رہے گی۔ لیکن شائع کر دینے کے بعد یہ بہت ذمہ داری کا کام ہے۔ کہ پھیلائی ہوئی بات کو روکا جائے۔

دنیائے طب میں صدیوں سے مشہور و معروف خاندان

یعنی

خاندان شریفی

کے مایہ ناز فرزند رئیس الحکماء عالیجناب حکیم احمد ذکریا خان صاحب بالقابہ نے دواخانہ خدمت خلق کے تیار کردہ مرکبات کو ملاحظہ فرمانے کے بعد جو سرٹیفکیٹ عطا فرمایا ہے۔ وہ دواخانہ مذکور کے حقیقی اور خالص ترین مفردات سے تیار شدہ مرکبات کے بے مثل اثر اور فوائد پر ایک مستند گواہ ہے۔ حکیم صاحب قبلہ کا مشہور و معروف خاندان جو شہنشاہ بابر کے وقت میں ہندوستان آیا حکیم محمود اعظم مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان اور دیگر باکمال حکماء کی بدولت دنیائے طب میں لازوال شہرت کا مالک ہے اور حکیم صاحب موصوف اپنی خاندانی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے فن طبابت میں ید طولیٰ رکھتے ہیں

حکیم صاحب محترم تحریر فرماتے ہیں کہ دواخانہ خدمت خلق کی دوائیں میں نے دیکھیں اور چکھیں یہاں مرکبات صرف صحیح اجزاء ہی سے مرکب نہیں۔ بلکہ بہترین مفردات حاصل کر کے ترکیب دیئے جاتے ہیں میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ ایسے بہترین اجزاء سے ترکیب دیئے ہوئے مرکبات شاید ہی کہیں اور سے دستیاب ہو سکیں

صاحب دواخانہ کی یہ خدمت واقعی خدمت خلق ہے جو اصحاب یونانی مرکبات استعمال فرماتے ہیں۔ اگر انکو وہ مرکبات تیار شدہ دواخانہ خدمت خلق سے مل جائے۔ تو وہ خود بنانے کی زحمت سے بچ سکتے ہیں!

خداوند کریم دواخانہ کو بیش از بیش خدمت خلق کی توفیق عطا فرماوے:۔

فوری ضرورت

ایک پرائیویٹ ڈسپنسری کے لئے ایک تجربہ کار محنتی اور دیانتدار کمپونڈر کی فوری ضرورت ہے۔ دیگر کوائف کے متعلق خاکسار سے خط و کتابت کریں

خاکسار:۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد

اسسٹنٹ پروفیسر کی ضرورت

میڈیکل کالج کراچی کے لئے ایک اسسٹنٹ پروفیسر آف Obstetrics and Gynaecology کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۴۰۰ - ۵۰۰ تک ہوگی - [illegible] سال تک ہو۔ درخواستیں [illegible] تک سیکرٹری سندھ پبلک سروس کمیشن [illegible] کے نام پہنچ جائیں۔ ایک روپیہ کا پوسٹل آرڈر [illegible] [illegible] آنے کے ٹکٹ [illegible] بھیج کر مفصل کوائف اور درخواست کا فارم [illegible]

قادیان میں نفع مند تجارت

موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو احباب قادیان میں نفع مند تجارت کرنا چاہتے ہیں۔ اُن کیلئے یہ نادر موقعہ ہے۔ ایک کارخانہ مکمل معہ مشینری و کنکشن بجلی (انڈسٹریل) ماہوار کول پرمٹ اس کے علاوہ مختلف نفع مند ولایتی مشہور اشیاء کی ایجنسیوں کے قابل فروخت ہے خریدار احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:۔

قریشی محمد مطیع اللہ۔ قریشی منزل قادیان!

دُنیا کے تمام ڈاکٹروں اور اطبّاء

کا

متفقہ فیصلہ ہے کہ

صحت کی سب سے بڑی حفاظت یہ ہے۔ کہ دانتوں کو ہمیشہ صاف رکھا جائے۔ اگر آپکو صحت اور تندرستی کا خیال ہے تو طبیہ عجائب گھر قادیان کا منجن لاجواب استعمال کیجیے۔ اسکا استعمال مریض اور تندرست دونوں کیلئے مفید ہے۔ اسکا باقاعدہ استعمال آپکو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھے گا۔ اور آپکے دانت موتیوں کیطرح سفید اور چمکدار ہو جائیں گے۔ اس میں نہایت بیش قیمت زود اثر اجزاء شامل ہیں:۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے

صندلین

خون پیدا کرنے اور خون صاف کرنے کی عجیب دوا

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ شاہی طبیب مہاراجہ جموں و کشمیر کا مشہور نسخہ

صندلین کی قیمت ... ٹکیہ جو دو ماہ کے لئے کافی ہے دو روپے

پرہیز:۔ صندلین جب آپ استعمال کر رہے ہیں تو قبض نہ ہونے دیں۔

ترکیب استعمال۔ ایک ٹکیہ صبح ایک ٹکیہ شام پانی کے ساتھ نوش کریں۔ بچوں کو نصف ٹکیہ صبح نصف ٹکیہ شام ایک چمچہ پانی میں حل کر کے دیں۔ غذا سے پہلے بھی دے سکتے ہیں۔ اور بعد میں بھی۔ غذا سے قبل یا بعد کی کوئی قید نہیں ہے۔ اگر قبض ہو تو اسپغول کا چھلکا ایک چمچہ (ایک تولہ) ایک پیالی پانی کے ساتھ یا کھانڈ کے شربت میں حل کر کے روزانہ نوش کریں۔ یا مریہ بلیلہ (ہرڑ) ایک عدد نوش کریں۔ یا کوئی اور قبض کشا دوا استعمال کریں۔ صندلین کے استعمال کے دوران میں قبض نہ ہونے دیں۔ ہر دس دن کے بعد تین دن صندلین کا ناغہ کر دینا چاہیئے۔

حضرت مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ صاحب شاہی طبیب اس نسخہ کو بہت کثرت سے اپنے مطب میں استعمال کرتے تھے۔ دواخانہ نورالدین میں سب ادویہ سے زیادہ اس دوا کی مانگ اور شہرت ہے۔ اور خدا کے فضل سے منوں کی مقدار میں یہ دوا تیار ہوتی ہے۔ تاکہ سب لوگ اس دوا سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اس کی قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے۔ دو ماہ کی دوائی کا خرچ صرف دو روپے ہے۔ یعنی ڈیڑھ پیسہ فی خوراک۔ اتنی کم قیمت میں اس سے بہتر ٹانک ملنا مشکل ہے۔ صندلین سے فائدہ حاصل کرنیوالے عوام ڈاکٹروں اور طبیبوں کی سندیں کثرت سے ہمیں ملی ہیں۔ جو دواخانہ نورالدین رضی اللہ عنہ میں موجود ہیں۔ اور الفضل میں وقتاً فوقتاً شائع کی جاتی ہیں۔ بہت عظمت و شرف کی دوا ہے۔ اس سے بہتر اور سستی اور کوئی دوا ہمارے علم میں نہیں۔ جس کو یہ دوا دی اس کو فائدہ ہوا خالص نباتاتی دوا ہے کوئی ضرر اس میں نہیں۔

صندلین کے فائدے

معدہ اور جگر کی اصلاح کرتی ہے۔ خون پیدا کرتی ہے خون صاف کرتی ہے۔ دل کو طاقت دیتی ہے ضعف جگر۔ ضعف رحم۔ آنتوں کی کمزوری۔ اسہال۔ بھوک نہ لگنا۔ داد۔ چنبل۔ جوڑوں کے درد۔ جسم کے کسی حصہ کا سو جانا۔ پنڈلیوں۔ کندھوں کے درمیان درد ہونا۔ دل دھڑکنا۔ تھکان۔ جسمانی کمزوری۔ کام کرنے کو جی نہ چاہنا۔ طبیعت چڑچڑی ہو جانا۔ پیٹ کے بہت سے نقائص۔ جسم پر پھوڑے پھنسیوں کا پیدا ہونا۔ حیض کی خرابیاں۔ بچوں کے کان بہنا۔ بھس۔ اسہال بڑوں کو ہوں یا چھوٹے بچوں کو جس میں اکثر قے کر دیا کرتے ہیں۔ اور رنگ برنگ کے دست ان کو آیا کرتے ہیں۔ جگر کی خرابی سے بچوں کو مٹیالے سیاہی مائل یا سبز پھٹکی دار دست آیا کرتے ہیں۔ اس میں صندلین سے شفا ہو جاتی ہے۔

بچوں کے سوکھا لاغری میں بھی مفید ہے۔ مرد۔ عورت بچے سب صندلین کو استعمال کر سکتے ہیں۔ حمل میں بھی اس کا استعمال مفید ہے۔ خون صاف پیدا کر کے جلدی امراض اور جسمانی دردوں اور اعصابی کمزوریوں کو دور کرتی ہے۔

صندلین اعلےٰ درجہ کی عجیب لاثر دوا ہے

[illegible] موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ سب طبیعتوں کو موافق آتی ہے۔ اگر اس دوائی سے آپ کو فائدہ نہ ہو تو خالی شیشی بھیج دیجئے پوری رقم آپ کو واپس کر دی جائے گی۔ یہ گارنٹی آپ کے روپے کی حفاظت کرتی ہے۔

ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ نورالدین رضی اللہ عنہ قادیان

ضروری خبریں!

برطانیہ اور فرانس کی روس کیساتھ کشمکش

یورپ کا اقتصادی مسئلہ نئے دور میں

پیرس ۷ جولائی۔ برطانیہ اور فرانس کے وزرائے خارجہ کی جو گفت و شنید روس کے ساتھ جاری تھی۔ اس کی ناکامی کے بعد ان دونوں ممالک کی روس کے ساتھ کشمکش اور تیز ہو گئی ہے۔ برطانیہ اور فرانس نے اب روس کو نظر انداز کر کے یورپ کے اکثر ممالک کو ایک کانفرنس میں مدعو کیا ہے۔ جس میں یورپ کی اقتصادی مدد کے مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔ امید ہے کہ بہت سے ممالک اس دعوت کو منظور کر لیں گے۔ البتہ مشرقی یورپ کے اکثر ممالک اس کانفرنس میں شامل نہیں ہوں گے بلکہ وہ روس کا ساتھ دیں گے۔

روس کے سرکاری اخبار "پروداً" نے اس سلسلے میں رائے زنی کرتے ہوئے کہا ہے کہ برطانیہ اور فرانس نے جان بوجھ کر روس کے ساتھ اپنی گفت و شنید کو ناکام بنا دیا ہے۔ وہ یورپ میں من مانی کارروائیاں کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن روس ہرگز انہیں ایسا نہیں کرنے دے گا۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ کانفرنس کی ناکامی کے بعد جس سرعت کے ساتھ برطانیہ اور فرانس نے یورپین ممالک کو سمجھوتے کے لئے دعوت دی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے ان کی نیت روس کے متعلق درست نہ تھی۔

برطانیہ کے وزیر خزانہ نے ایک تقریر میں کہا۔ برطانیہ روس کے ساتھ گہرا میل جول رکھنا چاہتا ہے۔ لیکن روس کی پالیسی ایسی ہے جس کی وجہ سے ہم اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ آپ نے کہا گو اس وقت ہم روس کے بغیر ہی یورپ کے اقتصادی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن ہمیں توقع ہے کہ جلد یا بدیر روس بھی اس سلسلے میں ہماری گفت و شنید میں شامل ہو جائے گا۔

امریکہ اور ہندوستان کے تعلقات

نئی دہلی ۷ جولائی۔ ہندوستان کے امریکی سفیر ڈاکٹر ہنری گریڈی نے ایک بیان میں کہا۔ امریکہ۔ برطانیہ کے اس اصول سے متفق ہے کہ ہندوستان کو خود فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کہ وہ کس قسم کی آزادی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے کہا مسٹر ٹرومین صدر امریکہ اور امریکن گورنمنٹ کو ہندوستان کی آزادی سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ وہ ہندوستان کی ہر ممکن مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہندوستان میں قائم ہونے والی دونوں حکومتوں یعنی پاکستان اور ہندوستان کو امریکہ باقاعدہ طور پر تسلیم کرے گا۔

مسٹر ہنری گریڈی سے سوال کیا گیا کہ جو ریاستیں آزادی کا اعلان کر رہی ہیں۔ کیا امریکن حکومت انہیں بھی تسلیم کرے گی۔ آپ نے کہا آنے والے دنوں کے متعلق میں سردست کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اس مسئلہ کے متعلق ہندوستانیوں کو خود باہم سمجھوتے سے کوئی فیصلہ کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

لاہور سے قاہرہ تک

لنڈن ۷ جولائی۔ لنڈن کے اخبار "جیوئش کرانیکل" کے ایک نامہ نگار کا خیال ہے کہ پاکستان کے عالم وجود میں آجانے کی وجہ سے ہندوستانی مسلمانوں کے بارے میں عرب ممالک کے سابقہ رویہ میں ایک اہم تبدیلی نظر آ رہی ہے۔ وہ نیشنلسٹ عرب جو پہلے متحدہ ہندوستان کے حق میں تھے۔ اب بلاشبہ تقسیم کو ہی ہندوستانی جھگڑے کا بہترین حل تسلیم کرنے لگ گئے ہیں۔

اگرچہ پاکستان کے عرب لیگ میں شامل ہونے کے تو امکانات نہیں ہیں لیکن یہ ظاہر ہے کہ پاکستان اور عرب ممالک کے درمیان خاص معاہدوں کے ذریعے گہرے تعلقات قائم ہو جائیں گے۔ اور عرب لیگ سے بھی کسی نہ کسی رنگ میں رشتۂ اتحاد قائم کر لیا جائے گا۔ یہ خواب کہ لاہور سے قاہرہ تک پھیلی ہوئی اسلامی حکومتیں ایک لڑی میں منسلک ہو کر متحد ہو جائیں گی اب واضح حقیقت میں تبدیل ہو چکا ہے۔

ٹراونکور کیلئے استصواب رائے کی تجویز

لنڈن ۷ جولائی۔ ٹراونکور کے دیوان۔ سر۔ سی۔ پی راما سوامی آئر نے اخبار "لنڈن ٹائمز" کے نام ایک ذاتی پیغام بھیجا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ میں اس بات کے لئے تیار ہوں کہ ریاست ٹراونکور میں بھی استصواب رائے کے ذریعہ معلوم کیا جائے کہ آیا یہاں کے باشندے ہندوستان یونین میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا ریاست کی خود مختاری کے خواہاں ہیں۔

کانگرس کی طرف سے اعترافِ شکست

لنڈن ۷ جولائی۔ لنڈن کے ہفتہ وار اخبار "نیو اسٹیٹسمین" نے سرحد میں استصواب رائے کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کانگرس کی طرف سے سرحد میں استصواب رائے کی مخالفت اس کی اپنی شکست کے اعلان کے مترادف ہے۔ اور مایوسی و ناامیدی کی حالت میں سرحد پر اپنے اثر کو قائم رکھنے کی یہ آخری کوشش ہے جس کی ترغیب و تحریص مسٹر گاندھی کی طرف سے دلائی گئی ہے۔

پاکستان میں ملازمین کی تنخواہیں

دہلی ۷ جولائی۔ حکومت ہند کے چیف کمشنر نے آل انڈیا ریلوے مینز فیڈریشن کے وفد کو یقین دلایا ہے۔ کہ مرکزی تنخواہ کمیشن نے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کے متعلق جو سفارشات کی تھیں۔ آئندہ دونوں حکومتیں اس پر عمل پیرا ہوں گی۔ اور تنخواہیں کمیشن کے تجویز کردہ گریڈ کے مطابق دی جائیں گی۔

اسلحہ کے تیس۳۰ ہزار لائسنس

پشاور ۷ جولائی۔ مسٹر جناح نے ریفرنڈم کی دیکھ بھال کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کے رکن مسٹر آئی۔ آئی چندریگر نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کو بتایا کہ صوبہ سرحد کی کانگرسی وزارت نے اسلحہ کے تقریباً تیس۳۰ ہزار لائسنس جاری کئے ہیں۔

املاک کی تقسیم کے سلسلہ میں اتفاقات

نئی دہلی ۷ جولائی۔ کل سردار پٹیل نے یہ انکشاف کیا ہے کہ مسلم لیگ اور کانگرس کے مابین یہ سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ کہ مرکزی املاک اور قرضوں وغیرہ کے سلسلہ میں تمام متنازعہ فیہ امور ایک آزاد ٹریبونل کے سامنے پیش کئے جائیں۔ آزاد ٹریبونل کے تقرر کے متعلق ابھی تک کوئی اعلان نہیں ہوا۔

اچھوتوں کی اکثریت پاکستان کی حامی ہے

لاہور ۷ جولائی۔ چوہدری منی لال سابق ایم۔ ایل۔ سی صدر پاکستان شیڈولڈ کاسٹ فیڈریشن نے اخبارات کو ایک بیان دیا ہے۔ جس میں وہ کہتے ہیں کہ جن اچھوتوں نے تقسیم پنجاب کے سلسلے میں مسلم لیگ کے خلاف ووٹ دیا تھا۔ وہ کانگرس کے زرخرید ہیں۔ اور اچھوتوں کے اصلی نمائندے نہیں۔ پنجاب بھر میں ان غداروں کیساتھ اچھوت عوام کا ایک بھی آدمی نہیں تھا۔ اچھوتوں کی بیشتر آبادی پاکستان کے حق میں ہے۔